Digitized by Khilafat Library Rabwah

16

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲۹ رمضان ۱۳۹۲ھ ، ۷ نبوت ۱۳۵۱ھش ، ۷ نومبر ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۵۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ ۶ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدُ للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ۔ ۶ نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل بہت خراب رہی۔ آج قدرے بہتر ہے۔

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

اکثر بھائیوں اور بہنوں کے خطوط بغرض دعا آتے رہتے ہیں میں ان کے جواب نہیں لکھوا سکی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں سب کے لئے التزام سے دعا کرتی رہتی ہوں۔ خدا تعالیٰ سب کے مقاصد بر لائے اور تکالیف دور فرمائے۔ آمین

محترم پروفیسر عبد القادر صاحب بھاگلپوری حیدرآباد سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"عاجز نے تقریباً دو سال کا عرصہ ہوا کہ بندش پیشاب کی وجہ سے کراچی ہسپتال میں اپریشن کرایا تھا۔ اپریشن تو کہتے ہیں کامیاب ہوا لیکن اب تک میں پوری طرح صحت یاب نہیں ہو سکا۔ اور اپریشن کے بعد جو تکلیفیں ہوتی ہیں وہ باقی ہیں کبھی کم کبھی زیادہ۔ بیماری کو لمبا عرصہ ہو گیا ہے۔ جس کا اثر عام صحت پر بھی پڑا ہے۔ عمر بھی اجازت دیر تک اس تکلیف کے برداشت کرنے کی نہیں دیتی۔ بزرگان جماعت اور برادران کرام سے ماہ رمضان میں شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریک جدید کے نئے سال ۳۹/۲۹/۸ کا اعلان

نمازِ جمعہ کے بعد دو گھنٹے کے اندر وعدوں کی میزان اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین لاکھ روپیہ سے زائد رقم تک پہنچ گئی

مخلصینِ جماعت کی طرف سے اشاعتِ اسلام کے لئے مالی قربانیاں پیش کرنے کا ایمان افروز مظاہرہ

۳ نبوت ۱۳۵۱ھش بروز جمعہ مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دفتر اول کے انتالیسویں ۳۹ دفتر دوم کے انتیسویں ۲۹ اور دفتر سوم کے آٹھویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے پاکستانی جماعتوں کے لئے مقرر کردہ ٹارگٹ یعنی مبلغ سات لاکھ نوے ہزار روپے (۷,۹۰,۰۰۰ روپے) پورا کرنے کی طرف بھرپور توجہ دلائی۔ حضور ایدہ اللہ نے جماعت کی موجودہ قربانیوں پر اظہارِ مسرت فرماتے ہوئے کہ ملکی حالات کی خرابی اور اقتصادی مشکلات کے باوجود جماعت نے تبلیغ اسلام کیلئے قربانی کے میدان میں ہمیشہ آگے ہی آگے قدم رکھا ہے فرمایا کہ میرا دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے معمور ہے۔ تاہم اشاعتِ اسلام کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے پیشِ نظر اب پھر پچھلے سال سے آگے بڑھ کر دکھاؤ۔ الحمد للہ سالِ نو کے آغاز سے ہی مخلصین جماعت نے مسابقت الی الخیرات کا ایمان پرور مظاہرہ کیا۔ حضور کے اس بصیرت افروز خطبہ کے بعد قریباً دو گھنٹے کے اندر وعدہ جات کی میزان بفضلہ تعالیٰ ۳,۱۲,۷۸۳/- روپیہ (تین لاکھ بارہ ہزار سات سو تراسی روپیہ) تک پہنچ گئی۔

حضور ایدہ اللہ کا مفصل خطبہ اور وعدہ جات کی رپورٹ آئندہ اشاعتوں میں ہدیہ قارئین کی جائیگی انشاء اللہ

تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد وعدوں کی فہرستیں نمایاں اضافہ کے ساتھ بھجوا دیں اور سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے بیرونی ممالک میں اشاعتِ اسلام کیلئے اپنے مقدس ہاتھوں سے جس نظام کی بنیاد رکھی تھی اس میں حصہ لینے کیلئے ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی کوشش کریں۔

بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعا بھی کیجئے اور دوا بھی!

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقف جدید):۔

رمضان کا آخری عشرہ ہے۔ روحیں اللہ تعالیٰ کی محبت میں گداز ہو کر آستانۂ الوہیت پر جھک رہی ہیں۔ دین کی محبت کی شمعیں ہر گھر میں روشن ہیں اور خدمتِ دین کے جذبے نئی ہمت اور طاقت کے ساتھ بیدار ہو کر عملِ صالح کے میدان میں قدم رکھ رہے ہیں۔

مخلصینِ جماعت سے التجا ہے کہ ان ایامِ بہار میں وقفِ جدید کو بھی یاد رکھیں اور پُرسوز دعاؤں کے ذریعے بھی اس کی مدد کریں۔ اور پُرخلوص قربانیوں کے ذریعے بھی۔ دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر جانی و مالی قربانیوں کو بڑھانے کے لئے اس سے زیادہ سازگار دن میسر نہیں آسکتے اور نیک ارادوں اور منتوں کے لئے اس سے بہتر راتیں نہیں مل سکتیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کے جان، مال اور عمل صالح میں برکت دے۔ آمین

(مرزا طاہر احمد ناظم مال وقف جدید)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ ماہِ نبوت ۱۳۵۱ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی عید

رمضان کے مبارک مہینہ میں روحانی مجاہدہ میں حصہ لینے اور اس کی برکات و فیوض سے بہرہ ور ہونے کے بعد اب مومنین کے لئے عید الفطر کی پُرمسرت تقریب آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ تقریب اسلام کے لئے، جملہ مسلمانوں کے لئے اور بالخصوص جماعت احمدیہ کے لئے جس کے سپرد اِس زمانہ میں غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کی گئی ہے بہت بہت مبارک کرے اور ہمیں یہ توفیق عطا ہو کہ ہم اس تقریب کو اس صورت اور اس رنگ میں منائیں جس کی اللہ تعالیٰ ہر مومن سے توقع کرتا ہے۔

رمضان کا مہینہ روحانی مجاہدہ اور ٹریننگ کا مہینہ تھا۔ یہ اپنے نفوس کا جائزہ لینے، اس کا محاسبہ کر کے اسے پاک و مطہر بنانے، دعاؤں اور عبادات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے اور اپنی تمام انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے کے ایام تھے۔ جن احباب کو اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے کی توفیق بخشی درحقیقت انہیں کا حق ہے کہ وہ اب عید منائیں اور خوشی و مسرت کا اظہار کریں کیونکہ وہ اپنے روحانی قویٰ میں ایک نئی زندگی اور حرارت محسوس کرتے ہیں اور ان کی روحیں حقیقی خوشی اور مسرت سے سرشار ہیں اور بارگاہِ ایزدی میں جھکنے اور سجدہ شکر بجالانے کے لئے بے تاب ہیں۔ درحقیقت یہی وہ اصحاب ہیں جن کے طفیل باقی لوگ بھی عید کی خوشی میں حصہ دار ہو جاتے ہیں۔ کاش ہم میں سے ہر ایک کو یہ حقیقی عید نصیب ہو!

اس دفعہ ہم ایسے حالات میں عید الفطر منائیں گے جبکہ ہمارا ملک بہت سے سوگوار اور پریشان کن حالات میں سے گذر رہا ہے۔ سقوط مشرقی پاکستان، جنگی قیدی اور اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی سازشیں اور نظر کو اگر اور وسیع کیا جائے تو پورے عالم اسلام کو آج جن مسائل اور مشکلات کا سامنا ہے وہ سب ایسے ہیں کہ انہیں دیکھ کر ہر سچے مسلمان کا دل درد سے بھر جاتا ہے۔ یہی وہ حالات ہیں جنکے پیشِ نظر پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب معراج خالد نے قوم سے اپیل کی ہے کہ اس دفعہ انتہائی سادگی کے ساتھ محاسبۂ نفس کرتے ہوئے ہمیں عید منانی چاہیئے۔

ان حالات کا حقیقی علاج اور مداوا یہی ہے کہ ہم اپنی اصلاح کریں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اس سے سوز و گداز کے ساتھ التجا کریں کہ وہ ہمیں ہر شر سے بچائے اور ہر خیر عطا کرے۔ ہمیں اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور اپنی پسندیدہ راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ الٰہی تائید و نصرت کو وہی لوگ حاصل کر سکتے ہیں جو تزکیۂ نفس کرتے ہیں اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتے ہیں اور یہی وہ راستہ ہے جس پر چلنے کی ہمیں ماہِ رمضان میں ٹریننگ دی گئی ہے۔ اس ٹریننگ کا مقصد ہی یہ ہے کہ ہم رمضان کے گذرنے کے بعد باقی ایام میں بھی اپنی زندگی کے شب و روز تقویٰ اور پرہیزگاری اور محاسبۂ نفس میں گذاریں۔ یہی وہ طریق ہے جس سے ہم اپنی تمام مشکلات پر قابو پا کر اور اپنے تمام مسائل کو حل کر کے ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں۔

اجتماعی لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو ہمارے لئے حقیقی عید کا دن وہ ہوگا، جبکہ اسلام دنیا میں اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ غالب آجائے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ساری دنیا میں لہرا رہا ہو۔ جب تک یہ نہیں ہوتا ہر عید پر ظاہری خوشی کے باوجود ہمارے قلوب اسلام کی موجودہ حالت کو دیکھ کر ایک درد اور کسک محسوس کرتے رہیں گے۔ ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ اس حقیقی عید کے دن کو قریب اور قریب سے قریب تر لانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد ہی غلبۂ اسلام ہے۔ آیئے ہم سب اس عید پر پھر ایک بار یہ عہد کریں کہ ہم اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہر قربانی پیش کریں گے اور کرتے چلے جائیں گے۔ ہمیں سب سے پہلے اپنے نفس پر اسلام کو غالب کرنا ہے، اپنی اولاد کو اسلام کے رنگ میں رنگین کرنا ہے۔ اسکے بعد باقی دنیا کی اصلاح و تربیت ہمارے ذمہ ہے اور ان سب ذمہ داریوں کو کماحقہٗ ادا کرنے کی توفیق محض خدا کے فضل سے مل سکتی ہے جسے ہم دعاؤں کے ذریعہ حاصل کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ایسی دعائیں کرنے کی اور ایسی تدابیر اختیار کرنے کی توفیق دے جو بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوں اور جن کے نتیجہ میں حقیقی عید یعنی غلبۂ اسلام کا دن ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے کی توفیق پائیں۔ آمین ٭

وداعِ صیام!

روانہ ہُوا رحمتوں کا مہینہ سرورِ سحر انبساطِ شبینہ
نہ مرنا ہے انساں کے بس میں نہ جینا مبارک ہے جس کو ملا یہ مہینہ
مبارک ہے وہ جس نے روزے رکھے ہیں نگہ اُس کی روشن منوّر ہے سینہ
مبارک وہ لب ہیں جو پیاسے رہے ہیں نصیب اُن کا تسنیم کا آبگینہ
مبارک ہے جس کو میسّر ہوئے ہیں سجودِ سحرگہ، قیامِ شبینہ
مبارک ہے جس نے تہجّد پڑھی ہے ملا ہے اُسے نصفِ شب کو خزینہ
تضرّع کے آنسو ہیں رحمت کو پیارے ہر آنسو ہے موتی ہر آنسو نگینہ
مبارک وہ سجدوں میں سر رکھنے والے تھا ہر سجدہ عرشِ معلّٰی کا زینہ
مبارک وہ کیف و سرورِ عبادت صراحی نہ ساغر نہ شیشہ نہ مینا
مبارک وہ راتیں کہ اُترے فرشتے مبارک وہ صبحیں کہ روشن تھا سینہ
مبارک وہ جس کو ملا قلبِ صافی شکایت نہ شکوہ عداوت نہ کینہ

مبارک مہِ عید کی دِید ہوگی
حقیقت میں کس کی مگر عید ہوگی؟

وُہی جسکی سجدے میں لوحِ جبیں تھی وُہی جسکے اشکوں سے تر بہ زمیں تھی
وُہی جس نے راتوں کو مانگیں دعائیں وُہی جسکی شاہد ہیں نیلی فضائیں
وُہی جس نے چھوڑا ہے حرص و ہوا کو وُہی جس نے راضی کیا ہے خُدا کو

اُسی کو رُخِ یار کی دِید ہوگی
اُسی کی حقیقت میں یہ عید ہوگی!

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الفطر

عید الفطر ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ دولت رکھنے کے باوجود تم دین اور قوم کی خاطر فاقے برداشت کرو

جو قوم اپنی دولت کو اپنے اوپر خرچ کرنے کی بجائے بنی نوع انسان کی خدمت کیلئے خرچ کرے حقیقی عید اُسے ہی میسر آتی ہے

اپنے اندر سچا ایمان پیدا کرو اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی اسی رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمودہ مورخہ ۱۲؍مئی ۱۹۵۶ء بمقام مری

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔

یہ عید جس کے خطبہ کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں۔

عید الفطر کہلاتی ہے

جس کے معنے یہ ہیں کہ مہینہ بھر کے روزے رکھنے کے بعد مسلمان اس دن افطاری کرتے ہیں اس عید میں ہم کو ایک بہت بڑا سبق دیا گیا ہے جیسا کہ عید الاضحیہ جسے ہمارے ملک میں بڑی عید کہتے ہیں اس میں بھی ہمیں کئی ایک سبق دیئے گئے ہیں۔ وہ سبق جو اس عید میں ہمیں دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ

اصل عید وہ ہے

جب انسان کو کھانے پینے کی توفیق ہو اور پھر وہ ایک لمبے عرصہ تک کھانے پینے سے گریز کرے اور مال و دولت کے ہوتے ہوئے اُسے اپنی ذات پر خرچ نہ کرے بلکہ بنی نوع انسان کی خدمت کے کاموں پر خرچ کرے۔ تب اسے اور اس کی قوم کو حقیقی عید میسر آتی ہے۔

انگریزوں پر لوگ بڑے بڑے اعتراض کرتے ہیں لیکن ان کی تاریخ پڑھو ملکہ الزبتھ سے لے کر ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ تک اور وکٹوریہ کے زمانہ سے لے کر ترک ہندوستان تک۔

ان کی قوم کو دیکھو

تمہیں معلوم ہوگا کہ اس وقت انگریز جرنیل کو بھی اتنی تنخواہ نہیں ملتی تھی جتنی ہمارے لیفٹیننٹ کو ملتی ہے حالانکہ ان کا ملک گراں تھا ان کا سارا فخر اس بات پر ہوا کرتا تھا کہ فلاں لارڈ کا لڑکا فوج میں ہے۔ وہ خود ڈیوک ہوتا تھا اور اس کی حیثیت ایسی ہی ہوتی تھی۔ جیسے نواب بھوپال یا حیدرآباد کی حیثیت تھی مگر فوج میں اس کا لڑکا سو ڈیڑھ سو روپیہ تنخواہ لیتا تھا اور بڑا فخر سمجھا جاتا کہ فلاں ڈیوک کا لڑکا ملک کی خدمت کر رہا ہے ہمارے کرنیل اور جرنیل بھی یہ توفیق نہیں رکھتے کہ ان کے پاس ریس کے گھوڑے ہوں مگر انگریزی زمانہ میں ان کے لیفٹیننٹوں کے پاس بھی ریس کے گھوڑے ہوا کرتے تھے۔ مجھے ایک موقعہ موٹر خریدنے کی ضرورت تھی مجھے یاد ہے ان دنوں اخبار میں فوج کے ایک انگریز لیفٹیننٹ کی طرف سے اشتہار چھپا کہ میرے پاس رولز رائس ہے۔ میں چونکہ ولایت جانا چاہتا ہوں اس لئے جو شخص سب سے پہلے پچاس ہزار روپیہ دے گا۔ اسے میں یہ کار دے دوں گا۔

اب دیکھو ایک لیفٹیننٹ تھا مگر وہ یہ اعلان کرتا تھا کہ میرے پاس "رولز رائس" ہے اور میں پچاس ہزار روپیہ میں وہ فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے ہاں کسی جرنیل کو بھی یہ توفیق نہیں ہوتی کہ وہ یہ کار خرید سکے۔ حالانکہ اس کی تنخواہ زیادہ ہوتی ہے۔ یہ فرق اسی لئے ہے کہ وہ خاندانی لحاظ سے امیر ہوتے تھے اور گھر سے روپیہ منگوایا کرتے تھے انگریزوں میں دو قسم کے میجر ہوا کرتے تھے ایک تو وہ جو تنخواہ پر گزارہ کرتا تھا۔ اور وہ ادنیٰ سمجھا جاتا تھا اور دوسرے کو وائسرائے تک بلاتا تھا کیونکہ اس کا باپ اسے روپیہ بھیجتا تھا گورنمنٹ سے اسے دو سو یا اڑھائی سو روپیہ ملتا تھا اور باپ اسے آٹھ دس ہزار روپیہ ماہوار بھیج دیتا تھا جس کے نتیجہ میں وہ ریس کے گھوڑے بھی رکھتا تھا اور بڑی شان سے رہتا تھا۔ کئی وائسرائے ایسے گزرے ہیں جنہوں نے اپنی لڑکیوں کی شادی فوج کے اے ڈی سی سے کر دی۔ اس کی یہ وجہ نہیں تھی کہ وہ لیفٹیننٹ یا کپتان ہوتا تھا بلکہ وہ اس وجہ سے شادی کرتے تھے کہ ان کا باپ اتنی حیثیت کا مالک ہوتا تھا کہ وہ سمجھتے تھے کہ اس لڑکے کی شادی کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

غرض اس قوم کی ہسٹری بتاتی ہے کہ اس نے اپنے اوپر رمضان گزارا ہے۔ ان کے گھروں میں مال بھی تھا مگر انہوں نے

قوم کی خدمت کیلئے

اور ملک کی خدمت کے لئے فاقہ کیا۔ یہی سبق ہے جو عید الفطر سے ہمیں حاصل ہوتا ہے آخر روزے صرف غرباء ہی نہیں رکھتے بلکہ امراء بھی رکھتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو خود بھی کھا سکتے ہیں اور پچاس اور کو بھی روزانہ کھلا سکتے ہیں۔ اگر انہوں نے خدا کے لئے اور قوم کی ترقی کے لئے بھوک برداشت کی ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہ دن آتا ہے کہ خدا کہتا ہے کہ اب

روزہ کھول دو

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص عید کے دن روزہ رکھے وہ شیطان ہوتا ہے لیکن رمضان میں روزہ رکھنے والا فرشتہ ہوتا ہے اس لئے کہ روزوں کے دنوں میں خدا کہتا ہے کہ نہ کھاؤ اور عید کے دن خدا کہتا ہے کہ اگر تمہارے پاس کچھ نہیں ہے تب بھی کھاؤ پس چونکہ وہ خدا کی فرمانبرداری اور قوم کی ترقی کے لئے فاقہ کرتا ہے۔ اسلئے اسے خدا کی طرف سے اعزاز مل جاتا ہے۔ پس یہ عید ہمیں توجہ دلاتی ہے کہ قومیں کس طرح ترقی کیا کرتی ہیں۔ ہمارے ملک کی یہ حالت ہے کہ وہ ذرا ذرا سے فائدہ کیلئے ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالانکہ رمضان بتاتا ہے کہ دوسروں کا کیا چھیننا ہے خود بھی فاقہ سے رہو اور جو کچھ تمہارے پاس ہے۔ اسے بھی غرباء کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کر دو یہ روح جس دن مسلمانوں میں پیدا ہو گئی درحقیقت

وہی دن ان کے لئے حقیقی عید کا دن ہو گا

کیونکہ رمضان نے ہمیں بتایا ہے کہ تمہاری کیفیت یہ ہونی چاہیئے کہ تمہارے گھر میں دولت تو ہو مگر اسے اپنے خرچ نہ کرو بلکہ دوسروں کے لئے کرو تب قوم کے لئے عید کا دن آتا ہے۔ آخر عید صرف کھانے پینے کا نام نہیں۔ مسلمانوں میں ایسے ہزاروں لوگ موجود ہیں جو روزانہ وہ کچھ کھاتے ہیں جو غرباء کو عید کے دن بھی میسر نہیں آتا۔

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں

تعلیمی مدارس دیکھنے کے لئے میں نے ایک دفعہ دورہ کیا۔ شاہجہانپور کے ایک پرانے بزرگ ہیں ان کے والد جو مخلص احمدی اور شہر کے رئیس تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیٹا ہونے کی وجہ سے میری دعوت کی۔ میرے ساتھ سلسلہ کے علماء بھی تھے۔ جب ہم کھانا کھانے بیٹھے تو کھانے اتنی کثرت کے ساتھ تھے اور اتنی دور تک پھیلے ہوئے تھے کہ اگر ہاتھ کو پوری طرح لمبا بھی کر لیا جاتا تب بھی کھانوں کے آخر تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ میں اس وقت بچہ تھا۔ میں نے کہہ دیا کہ یہ اسراف ہے اس میں سے چوتھا حصہ بھی ہم کھا نہیں سکتے۔ چاہیئے تھا کہ جتنا روپیہ اس دعوت پر خرچ کیا گیا ہے اس کا زیادہ حصہ غرباء پر خرچ کر دیا جاتا۔ اور ایک دو کھانے ہمارے لئے تیار کر لئے جاتے اس پر وہ ایسے خفا ہوئے کہ جتنے دن میں وہاں رہا پھر وہ مجھے ملنے کے لئے نہیں آئے۔

اسی طرح

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف

مسلمانوں میں سب سے زیادہ امیر سمجھے جاتے تھے جب وہ فوت ہوئے تو ان کے گھر سے اڑھائی کروڑ دینار نکلا حالانکہ اسی زمانہ میں سکہ کی قیمت بہت زیادہ ہوتی تھی۔ اور چیزیں بڑی سستی مل جایا کرتی تھیں بلکہ وہ تو دور کا زمانہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ سکھوں کے زمانہ میں بعض دفعہ آٹھ آٹھ آنے من غلہ مل جاتا تھا۔ اور چار چار آنے سیر گھی مل جاتا تھا۔ پرانے زمانہ میں جب ہم کشمیر جاتے تھے تو سنا کرتے تھے کہ مری میں ڈیڑھ ڈیڑھ آنے مرغی مل جاتی ہے۔ ایسی جگہ اگر پندرہ روپے بھی کسی کو مل جاتے تو اس کا بڑا اچھا گذارہ ہو جاتا تھا مجھے اپنی ہوش میں یاد ہے کہ دس گیارہ آنے سیر گھی مل جاتا تھا۔ اور غریب آدمی عام طور پر ایک سیر گھی میں گذارہ کر لیتے ہیں اسی طرح ڈیڑھ دو روپے من آٹا مل گیا تو گذارہ ہو گیا۔ اب ہمیں روپے بے شک زیادہ ملتے ہیں مگر مہنگائی بھی اس نسبت سے بڑھ گئی ہے اور اس طرح بات وہیں آ کر ٹھہری جہاں پہلے تھی۔

مجھے یاد ہے

مولوی شیر علی صاحب چونکہ بیمار رہتے تھے اس لئے وہ اکثر دودھ پیا کرتے تھے میں ان کا شاگرد تھا اور مجھے ان کے مکان پر بھی جانا پڑتا تھا میں نے دیکھا کہ دودھ دینے والا روزانہ ان کے پاس آیا کرتا تھا مگر مہینہ کے بعد جب انہوں نے دودھ کا حساب کیا تو معلوم ہوا کہ روپیہ کا پندرہ سیر دودھ مل رہا ہے مگر اب سات آٹھ آنے سیر دودھ ملتا ہے۔ اس وقت اگر انہیں پندرہ بیس روپے بھی ملتے ہوں تو خواہ بی۔ اے ہونے کی وجہ سے یہ بھی ایک قربانی ہو گی پھر بھی

اس زمانہ کے لحاظ سے

ان کا گذارہ اچھا ہو جاتا تھا۔ مجھے یاد ہے۔ ابتدائی زمانہ خلافت میں میں اپنے گھروں میں پانچ روپیہ فی کس خرچ دیا کرتا تھا۔ اب میں اپنی بیویوں کو کہا کرتا ہوں کہ اس اس زمانہ میں جو میری بیویاں تھیں وہ کتنی صابر تھیں کہ اتنی قلیل رقم میں وہ گذارہ کر لیا کرتی تھیں اس پر وہ کہا کرتی ہیں کہ پہلے اس زمانہ کے بھاؤ کا آپ موجودہ بھاؤ کے مقابلہ کریں اور پھر دیکھیں کہ ہم کتنا خرچ کرتی ہیں۔ غرض عید الفطر ہمیں بتاتی ہے کہ اگر مسلمانوں نے ترقی کرنی ہے تو انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی دولت بجائے اپنے اوپر خرچ کرنے کے قوم اور ملک پر خرچ کیا کریں۔

غرض روپیہ سے کروڑوں لوگوں کو اکٹھا کیا جا سکتا ہے۔ مگر وہ لوگ نہ اسلام کو کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ قوم اور ملک کے لئے ان کا وجود مفید ہو سکتا ہے۔

مذہب اور قوم اور ملک کے لئے وہی لوگ مفید ہوتے ہیں جو ہر قسم کی قربانیوں پر آمادہ رہنے والے ہوں پس اس موقع پر ہمیں کم سے کم یہ عزم کر لینا چاہیئے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے یہ دعا بھی کرنی چاہیئے کہ عید الفطر میں جو سبق مخفی ہے وہ ہمیں حاصل ہو اور ہماری دولتیں ہمارے لئے نہ ہوں بلکہ قوم اور ملک کے لئے ہوں میں سمجھتا ہوں اگر پاکستان کے پچیس فی صدی مسلمان ہی یہ عہد کر لیں تو حقیقی عید انہیں میسر آ سکتی ہے۔ پھر نہ اسرائیل کا جھگڑا رہ سکتا ہے اور نہ کوئی اور مشکل انہیں پریشان کر سکتی ہے۔ مگر مصیبت یہی ہے کہ مسلمان صرف نعرے لگانے جانتے ہیں کام کرنا نہیں جانتے

اپنے اندر حقیقی ایمان پیدا کرو

اگر تم اپنے اندر سچا ایمان پیدا کر لو اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی اس رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرو تو صرف تم کو ہی نہیں بلکہ تمہاری نسلوں کو بھی عید الفطر نصیب ہو گی اور جب تم بھی اسلام پر قائم ہو جاؤ گے اور تمہاری نسلیں بھی ایمان کے اعلیٰ مقام پر قائم ہو جائیں گی اور باقی مسلمان بھی اسلام پر اپنا عمل کرنا اپنا دستور بنا لیں گے تو اسلامی کانسٹی ٹیوشن خود بخود قائم ہو جائے گی۔ لیکن اگر مسلمان اسلام پر عمل نہ کریں وہ نمازیں نہ پڑھیں وہ روزے نہ رکھیں وہ حج نہ کریں وہ زکوٰۃ نہ دیں وہ ہر قسم کی مناہی کا ارتکاب کریں اور ساتھ ہی اسلامی کانسٹی ٹیوشن کا بھی شور مچاتے چلے جائیں تو یہ ایک بے معنی بات ہو گی۔

ہمارا سب سے پہلا فرض یہ ہے

کہ ہم اپنی اصلاح کریں پھر ہمارا فرض ہے کہ جماعت کی اصلاح کریں۔ پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم پاکستان سے باہر کے مسلمانوں کی اصلاح کریں مگر ایک انسان کی اصلاح بھی کسی انسان کی طاقت میں نہیں ہے۔ اس کا علاج یہی ہے کہ ہم اپنے خدا کے حضور گڑگڑائیں اور اس سے دعائیں کریں کہ الٰہی دل تیرے قبضہ میں ہیں تو ہی لوگوں کے دلوں کی اصلاح فرما اور انہیں اسلام کی طرف کھینچ

دُعا کرو

دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں بیج بوئے اور پھر سارے پاکستان بلکہ پاکستان سے باہر جس قدر غیر مسلم ہیں ان کے دلوں میں بھی بوئے تاکہ وہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے لگ جائیں جب یہ ہو جائے گا تو ہماری مشکلات دور ہو جائیں گی اور مبلغین کی کوفت بھی جاتی رہے گی۔ اب تو دس دس سال میں کسی ایک کو شکار کر کے لاتے ہیں مگر پھر ورئیت الناس

یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا

کا نظارہ

نظر آنے لگے گا اور ہزاروں ہزار لوگ اسلام میں داخل ہونے لگ جائیں گے مگر یہ دن لانا خدا کے اختیار میں ہے ہمارے اختیار میں نہیں۔ ہم لوگوں کے کانوں میں بولتے ہیں اس لئے وہ کورے کے کورے رہتے ہیں ہم اپنا گلا بھی پھاڑتے ہیں مگر وہ کپڑے جھاڑ کر چلے جاتے ہیں جب خدا ان کے دلوں میں بولے گا تو ان کی آواز کانوں تک نہیں بلکہ دل پر پڑے گی اور دل کوئی جھاڑ نہیں سکتا اس لئے وہ ہمیشہ ان کے اندر رہے گی

(الفضل ۱۸ اپریل ۵۸ء)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

نیا سال

یکم نبوت (نومبر) سے خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو چکا ہے مجالس کو یہ سال مبارک ہو اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں نئے سال سے پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر خدمت کی توفیق بخشے۔ نئے سال کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل گذارشات پیش ہیں۔

۱۔ جن مجالس نے ابھی تک اپنے بجٹ تشخیص کر کے نہیں بھجوائے ۳۰ نومبر تک بھجوا دیں۔

۲۔ چندہ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک بنام مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھجوا دیا کریں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں پہلی زندگی بخش عید الفطر

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ربوہ)

اب چودھویں صدی میں ساری دنیا کے اسلام کونے کونے میں عید الفطر مناتی ہے ہر شہر، قصبے اور گاؤں میں جہاں مسلمانوں کی آبادی ہے یہ عید نہایت خوشی اور اہتمام سے منائی جاتی ہے۔ ذرا عالم تصور میں اس پہلی عید الفطر کو بھی لائیں جو چودہ سو سال پیشتر پہلی دفعہ مدینہ منورہ میں منائی جا رہی تھی۔

عید الفطر کا آغاز مدینہ منورہ سے ہوا ہے حب سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے مکہ مکرمہ میں رہنا ناممکن ہو گیا۔ آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ پر مکہ کی زمین تنگ ہو گئی تو آپؐ نے پہلے اپنے صحابہ کو ایک ایک دو دو کر کے مکہ سے ہجرت کر جانے کی تلقین فرمائی۔ اور سب کے آخر میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنے رفیق غار حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے کر سوئے مدینہ روانہ ہوئے اس سفر میں غار ثور کا ایمان پرور واقعہ پیش آیا۔ جب حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف میں وارد ہوئے تو انصار اور مہاجرین کی چھوٹی سی جمعیت خوشی سے شادیانے بجانے لگی۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پہنچتے ہی اس شہر کے باشندوں اوس و خزرج کے مشرک قبائل اور بنو قریظہ اور بنو نضیر وغیرہ یہودی قبائل اور دیگر باشندوں سے ایک معاہدہ کیا۔ جو میثاق مدینہ کے نام سے تاریخوں میں محفوظ ہے۔ اس معاہدہ کے رو سے تمام ادیان کے پیروؤں کو مذہبی آزادی تھی۔ اور سب کے باہمی تنازعات کے تصفیہ کے لئے طریق کار متعین کر دیا گیا تھا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ پہنچ جانے کے بعد مشرکین مکہ آگ بگولا ہو گئے۔ ابو جہل اور دیگر صنادید قریش نے مدینہ کے انصار کے نام نہایت دھمکی آمیز خط لکھا جس میں درج تھا کہ تم لوگوں نے (معاذ اللہ) ان مرتدوں کو پناہ دے دی ہے اب ہم تم پر حملہ آور ہوں گے۔ تمہارے مردوں کو قتل کر دیں گے۔ تمہاری عورتوں کو لونڈیاں بنا لیں گے۔ چنانچہ اس کے بعد مدینہ والوں کے لئے سخت ابتلا پیش آئے شہر کا امن ہر وقت خطرہ میں تھا۔ کفار کے چھوٹے موٹے لشکر ڈاکہ زنی اور تخریبی کارروائیاں کرنے لگے۔ انہی ہولناک دنوں میں ہجرت کے دوسرے سال شعبان کے مہینہ میں قرآن مجید کی وہ آیات نازل ہوئیں جن میں مسلمانوں پر رمضان کے مہینے کے روزے فرض قرار دیئے گئے۔ مسلمانوں میں اس فرضیت سے خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ ہر گھر میں نورانیت جلوہ گر ہو گئی۔ قرآن پاک کی رات دن تلاوت ہوتی تھی۔ دن کو لوگ روزہ دار تھے اور راتوں کو شب بیدار۔ زبانیں ہر بری بات سے پاک اور ذکر الٰہی سے تر رہتی تھیں اس پہلے رمضان المبارک نے مدینہ منورہ کی کایا پلٹ دی۔ سحری کے اوقات بھی بہت پرنور تھے۔ اور افطاری کی بابرکت ساعات بھی۔ اہل مدینہ کی فرحت و سرور کا سماں پیش کرتی تھیں۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے پیروؤں کے اس عاشقانہ انداز کو دیکھ کر بے حد خوش تھے۔ بلاشبہ وہ ایام دشمنوں کی طرف سے خطرات کے باعث تنگدستی کے ایام تھے۔ مگر دوسری طرف جو اندرونی اور روحانی انقلاب امت مسلمہ میں پیدا ہو رہا تھا۔ وہ نہایت حیرت انگیز اور مومنوں کے لئے انتہائی مسرت کا موجب تھا۔ روزہ داروں میں روحانی قوت پیدا ہو رہی تھی انہیں اللہ تعالیٰ کے پیار کے عجیب جلوے نظر آ رہے تھے۔ اسی دوران مسلمانوں کی گنتی ہوئی وہ پانچ چھ صد کی تعداد میں تھے۔ انہوں نے بے ساختہ مسجد نبوی میں کہا کہ یا رسول اللہ اب تو ہماری تعداد چھ صد کے قریب ہے اب دنیا کی کوئی طاقت ہمیں مٹا نہیں سکتی۔ یہ ایمان کی طاقت اور یقین کی قوت تھی۔

یہ طاقت و قوت محض خیالی نہ تھی حقیقی تھی۔ چنانچہ صرف ایک سال بعد دوسرے رمضان میں یعنی ۱۷ رمضان ۳ ہجری میں غزوۂ بدر کے موقعہ پر اس روحانی قوت کی عظمت سب کے سامنے آ گئی۔ جب تین سو تیرہ مسلمان مجاہدین نے کفار کے ایک ہزار مسلح اور تجربہ کار سپاہیوں کو وہ شکست دی جس کی مثال تاریخ میں موجود نہیں ہے۔

درحقیقت روزہ ایک بڑی قوت ہے۔ ضبط نفس اور تقویٰ کا سرچشمہ ہے۔ رمضان کا آغاز سن دو ہجری میں ہوا۔ اس وقت مسلمان ظاہری طور پر بہت کمزور تھے۔ ان کی تعداد بھی نہایت قلیل تھی مگر انہیں اپنے رب سے نہ ٹوٹنے والا پیوند حاصل ہو چکا تھا جب رمضان کے دو عشرے گذر گئے اور آخری عشرہ شروع ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تمام صحابہؓ میں ایک خاص روحانی جوش پیدا ہوا۔ گویا وہ ان دنوں اور راتوں سے پوری روحانی قوت حاصل کر رہے تھے۔ آخر کار یہ مبارک مہینہ ختم ہونے کو آیا تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ رمضان کے خاتمہ کا چاند دیکھ کر یکم شوال کو ہم سب عید منائیں گے۔ جن کو میسر ہوں نئے کپڑے پہنیں یا دھلے ہوئے کپڑے ہوں۔ سب گھروں میں اچھے کھانے تیار ہوں۔ سب ایک دوسرے کو تحفے دیں خوشی خوشی ملیں اور پھر سب صبح صبح عیدگاہ کے میدان میں عید کی نماز کے لئے پہنچیں۔ سب اللہ کی کبریائی کا اعلان کرتے جائیں اور اعلان کرتے لوٹیں۔ ایک راستہ سے جائیں دوسرے راستہ سے واپس آئیں عید سے پہلے صدقۃ الفطر ادا کریں تاکہ غریب بھائی بھی عید کی خوشی میں پوری طرح شریک ہو سکیں۔

مدینہ منورہ کی یہ پہلی عید کتنی شاندار کتنی پرخلوص اور کتنی عظمتوں سے لبریز تھی۔ مسلمان بچے شاداں و فرحاں تھے نوجوانوں کے چہرے چمک رہے تھے بوڑھوں کی خوشی ان کی پیشانیوں سے ٹپک رہی تھی۔ عورتیں بھی خوشی سے عیدگاہ کی طرف جا رہی تھیں۔ غرض یہ نادر سماں چشم فلک نے پہلی دفعہ دیکھا تھا کہ دنوں سے بے وطن اور دنیا کی نظروں میں مقہور انسانوں کی یہ چھوٹی سی جماعت مہینہ بھر اپنے رب کے حکم سے بھوک پیاس برداشت کرنے کے بعد آج اسی کے حکم سے کس طرح ہشاش بشاش عیدگاہ میں جاتی اور پھر شاداں و فرحاں لوٹتی ہے۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یکم شوال سنہ ۲ ہجری کو پہلی مرتبہ عید الفطر کا خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے پہلی مرتبہ مسلمانوں کو اخروی نجات اور دنیوی کامرانی کی بشارت دی اس پیغام سے مسلمانوں میں نئی زندگی پیدا ہو گئی۔ اور ان کی ایمانی طاقت بدر کے عروج پر پہنچ گئی۔

یہ تھی مسلمانوں کی پہلی زندگی بخش عید الفطر۔ اے کاش کہ مسلمان اب بھی حقیقی عید منانے والے بن جائیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روح ان میں سرایت کر جائے۔

اللھم آمین یا رب العالمین۔

سلائی کی نمائش

نصرت انڈسٹریل سکول سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سکول کی لڑکیوں کی بنی ہوئی کڑھائی سلائی کی نمائش لگا رہا ہے۔

ربوہ اور بیرونی لجنات سے درخواست ہے کہ نمائش دیکھنے اور خریدنے کے لئے تشریف لا کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں اور لڑکیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

اشیاء یہ ہوں گی:۔

۱۔ بیڈ سیٹ ۲۔ ٹیبل پوش
۳۔ تکیہ کے غلاف ۴۔ کشن
۵۔ ٹکوزی
۶۔ مردانہ سویٹر اور بچوں کے سوٹ اور سویٹر۔
۷۔ آزار بند وغیرہ۔

رعایتی قیمت پر چیزیں فروخت کی جاویں گی۔ انشاء اللہ۔

ہیڈ مسٹرس
نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ۔

دانت لگوائیے

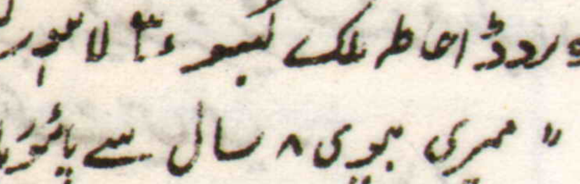

جناب راجہ بشیر علی صاحب سلطان پورہ روڈ احاطہ ملک نمبر ۳۰ لاہور لکھتے ہیں

"میری بیوی ۸ سال سے پائیوریا اور پیوریا کے خطرناک مرض میں مبتلا تھی۔ اینٹی پائیوریا اور اینٹی کیریز کھلائی گئیں جس سے بہت آرام ہے"

قیمت فی کورس ۱۰/-

ڈاکٹر راجہ ہومیو ڈینٹل کلینک ربوہ فون ۶۶

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دین کی راہ میں قربانی کو ہمیشہ خدائی انعام سمجھو اور اس پر شکر ادا کرتے رہو

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایک اہم ارشاد

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

"میں نے دیکھا ہے غریبوں میں تواضع اور انکسار زیادہ پایا جاتا ہے۔ اسی لئے انبیاء کی جماعتوں میں عموماً غریب ہی شامل ہوتے ہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ خدا انہیں غریب رکھنا چاہتا ہے بلکہ خدا ان غریبوں کو اس لئے دین کی خدمت کا موقع دیتا ہے کہ ان میں نخوت نہیں ہوتی۔ اور شکر کا مادہ ان میں زیادہ ہوتا ہے۔ بے شک وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو امراء ہیں اور مخلص ہیں اور وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جن پر دباؤ ڈالا جائے تو مان جاتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو چندوں سے کھسکتے رہتے ہیں اور پھر جہاں بیٹھیں گے کہیں گے کہ بڑی مصیبت ہے کہ ہر وقت چندہ ہی چندہ مانگا جاتا ہے وہ غریب آدمی جو پچیس روپے کما کر چندہ دے رہا ہوتا ہے وہ حیران ہوتا ہے کہ یہ اڑھائی ہزار روپیہ لے کر بھی کیوں چندہ نہیں دے سکتا۔ ان نقائص اور خرابیوں سے بچنے کا واحد ذریعہ یہی ہوتا ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کے انعامات کی قدر کرے اور اس کے احسانوں کو یاد رکھے۔ لیکن جب وہ کہتا ہے

اِنَّمَا اُوْتِیْتُہٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ

مجھے جو کچھ ملا ہے اپنی کوشش اور علم کی وجہ سے ملا ہے، یا جب وہ کہتا ہے کہ ہم تو پہلے ہی مر رہے ہیں ہم دین کے لئے روپیہ کہاں سے دیں۔ یا کہتا ہے بڑی مصیبت آگئی ہے ہر وقت چندے ہی چندے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے تو اس وقت وہ خدائی برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔ خدائی برکات سے وہ اسی وقت حصہ لے سکتا ہے جب اسے ایک پیسہ بھی ملتا ہے وہ اسے خدائی انعام سمجھتا ہے۔ یا پندرہ کی بجائے اسے بیس روپے ملتے ہیں۔ تو وہ ان پانچ روپوں کی زیادتی کو خدا تعالےٰ کا انعام سمجھتا ہے۔ پھر اسے سو روپیہ ملتا ہے تو وہ سو کو خدا تعالےٰ کا احسان سمجھتا ہے ہزار روپیہ ملتا ہے تو وہ ہزار کو خدا تعالےٰ کا احسان سمجھتا ہے پندرہ سو روپیہ ملتا ہے تو وہ ان پندرہ سو کو خدا تعالےٰ کا احسان سمجھتا ہے ایسے شخص کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ کہ اگر مجھ سے دین کی خدمت کے لئے کسی چندے کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو یہ ایک مصیبت ہے جو مجھ پر آگئی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میرے پاس جو کچھ ہے اسی کا ہے میرا اپنا کچھ نہیں۔ جب تمہارے پاس کوئی شخص امانت رکھتا ہے اور پھر وہ تم سے مانگنے آجاتا ہے تو کیا تم اس امانت کی واپسی کو مصیبت سمجھتے ہو۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے جو روپیہ تمہیں ملتا ہے اگر تم اس کے متعلق اپنے دلوں میں یہ یقین اور ایمان پیدا کرو کہ وہ خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے تمہیں دیا ہے تو تم خدا کے لئے اس روپیہ کو خرچ کرنے میں کبھی دریغ نہ کرو کیونکہ تم سمجھو گے کہ یہ میری چیز نہیں تھی بلکہ اسی کی تھی۔ جیسے انسان بعض دفعہ سفر پر جاتا ہے تو وہ اپنی بھینس ہمسایہ کو دے جاتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ دس دن اس کا دودھ پئیں سفر سے واپس آکر میں لے لوں گا اب کوئی کمینہ اور ذلیل انسان ہی ہوگا جو اس کے مانگنے پر اپنے دل میں کہے کہ یہ مر کیوں نہ گیا بھینس میرے قبضے میں ہی رہتی۔ ورنہ جو شریف انسان ہوگا وہ کہے گا کہ میں آپ کا بڑا ممنون ہوں آپ کی بھینس سے میں نے بڑا فائدہ اٹھایا ہے۔ مگر دنیا میں تو امانت رکھنے والے اپنی ساری امانت واپس لے لیتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ اپنی امانت میں سے ہمیشہ ایک حصہ مانگتا ہے۔ سارا نہیں مانگتا۔ پس وہ امانت دار بہت ہی کس قسم کا ہے اس کے مانگنے پر جو شخص ناراض ہوتا ہے۔ وہ بڑا ہی ذلیل اور رذیل قسم کا انسان ہے۔ اس نے رات دن خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھایا۔ پھر کسی موقعہ پر اگر اس نے ایک آدھ چیز مانگ لی تو اس نے شور مچانا شروع کر دیا کہ مجھ پر ظلم کیا جا رہا ہے حقیقتاً یہ تمام باتیں اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی ناقدری اور ناشکری سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے بار بار کہا ہے کہ میری نعمتوں کا شکر ادا کرو اور میرے احسانات کو یاد رکھو۔ جب انسان ہر چیز کو خدا تعالےٰ کا انعام سمجھتا اور اس کی نعمتوں کی قدر کرتا ہے تو اسے سارا دین مل جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم صفحہ ۲۲)

(ناظر بیت المال (آمد))

محترمہ کرم النساء صاحبہ اہلیہ محترم ملک مولا بخش صاحب مرحوم کی وفات

میری والدہ مکرمہ کرم النساء صاحبہؓ اہلیہ حضرت ملک مولا بخش صاحبؓ سابق ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ اور صدر میونسپل کمیٹی قادیان بعمر ۸۰ سال اپنی چھوٹی بیٹی صدیقہ انور کے پاس سیالکوٹ میں مورخہ یکم نبوت ۱۳۵۱ ہش مطابق یکم نومبر ۱۹۷۲ء کو مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور چوبیسویں روزے کے درس القرآن کے بعد محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں بحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔

والدہ محترمہ حضرت میاں اللہ بخش صاحب امرتسری کی اکلوتی بیٹی تھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ تین لڑکے اور دو لڑکیاں اور کئی نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں مرحومہ کی یادگار ہیں۔ سب سے بڑی لڑکی آمنہ کرامت اور یہ خاکسار (ملک سعید احمد) کراچی میں ہیں۔ ملک بشارت احمد صاحب واقف زندگی مینجر اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن ربوہ میں ملک سعادت احمد صاحب اڈیشنل ہیڈ اسسٹنٹ شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ لاہور میں ہیں۔ عزیزہ صدیقہ سیالکوٹ میں ہیں۔

ہماری والدہ مرحومہؓ کو حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا اور حضرت مصلح موعودؓ اور خاندان کے دوسرے افراد کی خدمت اور مہمان نوازی کا خاص موقعہ گورداسپور میں ملا جب کہ ۱۹۱۳ء سے ۱۹۲۲ء تک والد صاحب بسلسلہ ملازمت وہاں رہے۔ ان بزرگوں کے گورداسپور تشریف لانے پر والدہ صاحبہ بڑی خندہ پیشانی اور شوق سے مہمان نوازی کے فرائض ادا کیا کرتی تھیں۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت والدہ محترمہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی ذریت کو بھی سلسلہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق بخشتا رہے۔

(ملک سعید احمد کراچی حال وارد ربوہ)

ایک ضروری یاد دہانی

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ادائیگیوں کا تیسرا مرحلہ ۳۰ نومبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک ہر وعدہ کنندہ کی طرف سے کم از کم اسی فیصد ادائیگی ضرور ہو جانی چاہیئے۔ امراء صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اس کا خیال رکھیں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

درخواستِ دعا

محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ محمد رفیع صاحب مکینک (فائد آباد) عرصہ سے بیمار ہیں پتہ کا اپریشن بھی کرایا گیا لیکن صحیح طور پر فائدہ نہیں ہوا۔ آج کل پھر تکلیف زیادہ ہے احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(اکرام اللہ باجوہ ربوہ)

دفتر کو خط لکھتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴